REGD. No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

93

الفضل

روزنامہ

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

لاہور

فون نمبر ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے پاکستان ۲۲ روپے ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲½ روپے فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳۹/۵ | اتوار ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ ۲۸ صلح ۱۳۳۰ ہش ۲۸ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ ۲۶ جنوری۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نزلہ اور کھانسی کی شکایت زیادہ ہو گئی ہے۔ گو پاؤں کے درد میں پہلے سے بہت آرام ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور۔ ۲۷ جنوری۔ نواب عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ کمزوری بتدریج کم ہو رہی ہے۔ مگر دل کی حالت ابھی پورے طور پر ٹھیک نہیں ہوئی۔ احباب موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے انتخابات آسٹریا میں ہٹلر کے نقلی انتخابات جیسے ہونگے

امریکہ ہندوستان کی مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل سے نکالنے کی تجویز کی مخالفت کریگا

لیک سکسیس۔ ۲۷ جنوری۔ اقوام متحدہ کے قریبی سیاسی حلقوں کے حوالے سے ایک خبر رساں ایجنسی نے یہ اطلاع ارسال کی ہے۔ کہ امریکہ ہندوستان کی اس کوشش کی سخت مخالفت کریگا۔ کہ مسئلہ کشمیر کو ایجنڈے سے نکال دیا جائے۔ اور کہ اب ہندوستان براہ راست محض گفتگو ہی سے اُسے طے کرے گا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اقوام متحدہ کے ارکان کی اکثریت ہندوستان کی اس تجویز کی سخت مخالفت کرے گی۔ اور اگر بالفرض امریکہ کسی صورت آمادہ ہوا بھی۔ تو وہ اس صورت میں ہوگا۔ کہ پہلے پاکستان اس پر رضامند ہو جائے۔ مگر اس صورت کے پیدا ہونے کا ہرگز کوئی امکان نہیں ہے کیونکہ پاکستان کی براہ راست گفتگو کی ساری کوششیں پہلے سے ضائع ہو چکی ہیں۔ حتیٰ کہ دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کوششیں بھی بری طرح ناکام رہی ہیں۔

سلطان مراقش کو محل میں نظر بند کر دیا گیا

آزادئ مغرب کمیٹی کا احتجاج

نیویارک۔ ۲۷ جنوری۔ آزادئ مغرب کمیٹی نے صدر ٹرومین اور امریکی حکام کو ایک نوٹ روانہ کیا ہے۔ جس میں اس امر پر احتجاج کیا گیا ہے کہ:۔

جنرل القونسے نے سلطان مراقش کو مکان میں نظر بند کر دینے کا حکم جاری کیا ہے۔ اس احتجاجی نوٹ میں کہا گیا ہے کہ:۔ سلطان کے محل کے ارد گرد ۲۴ گھنٹے پولیس کا پہرا رہتا ہے۔ اور جو مراقشی محل میں داخل ہونے کی کوشش کرتا ہے اُسے گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ احتجاج یہاں ریف کے لیڈر امیر عبد الکریم کی طرف سے وصول ہوا ہے۔ جو مغرب کمیٹی کے صدر ہیں

اس طویل احتجاجی نوٹ میں کہا گیا ہے کہ مراقش میں فرانسیسی "جبر و تشدد اور اقتصادی منافع بازی" کی اخلاقی ذمہ داری امریکہ پر ہے۔ اس لئے کہ فرانس کو اپنی شمالی افریقی حکمت عملی پر عمل درآمد میں امریکی حمایت و امداد حاصل ہے۔ اسی نوٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ جب فرانسیسی وزیر اعظم اینڈری پلیون امریکہ آئیں گے۔ تو مراقش کی صورت حال کے بعض اہم جنگی اور اقتصادی پہلوؤں پر گفتگو ہوگی۔ اور یہ الزام عاید کیا گیا ہے کہ:

فرانسیسی حکام سے امریکی افسروں کی سفارشات کے باوجود مراقشی عوام آج بھی تمام بنیادی انسانی حقوق سے محروم ہیں۔ احتجاجی نوٹ میں اس امر کے دعویٰ کا اعادہ کیا گیا ہے۔ کہ پرامن مظاہروں میں ۲۰۰ مراقشی مارے گئے ہیں اور جنگ کے بعد اب تک دس ہزار کو جیل میں بند کیا جا چکا ہے

آخر میں کہا گیا ہے کہ یہ سرگرمیاں ایسے وقت میں جاری ہیں جب کہ امریکہ لاقانونیت کی مذمت کر رہا ہے اور مذہبی جماعتوں کے تعاون کے حصول میں کوشاں ہے۔

شاہی پاکستان فضائیہ میں بھرتی

لاہور۔ ۲۷ جنوری۔ شاہی پاکستان فضائیہ میں بھرتی کے خواہشمند نوجوانوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا کرنے کی غرض سے پنجاب کے ریجنل ڈائرکٹر محکمہ روزگار کے دفتر لاہور میں منعقدہ ایک کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب اور صوبہ سرحد کے ہر ایک ایمپلائمنٹ ایکسچینج اور ایمپلائمنٹ بیورو سے شاہی پاکستان کا ایک ایک نمائندہ مقرر کیا جائے جو محکمہ فضائیہ کے لئے جملہ افراد کی بھرتی کا ذمہ دار ہوگا۔

خان لیاقت کا انتخابی دورہ

لاہور۔ ۲۷ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کے صدر مسٹر لیاقت علی خان فروری کے دوسرے ہفتے میں پنجاب کا انتخابی دورہ کریں گے۔ لیکن اس دورے کا آغاز کرنے سے قبل ایک دفعہ کراچی ضرور آئیں گے۔ آپ نے آج شام مرکزی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے اجلاس کی صدارت کی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ یکم فروری کو مسلم لیگی امیدواروں کے ناموں کا اعلان کر دیا جائے گا۔

لاہور۔ ۲۷ جنوری

- ★ حکومت پنجاب ۵ لاکھ روپے کے صرفے سے سالی سینی ٹوریم میں مزید توسیع کرنا چاہتی ہے۔
- ★ پنجاب کا محکمہ امداد باہمی ایک تربیتی ادارے کے قیام کی تجویز پر غور کر رہا ہے
- ★ حکومت پنجاب نے شہری اراضی کی عارضی الاٹمنٹ کے لئے درخواستوں کی میعاد میں ۱۵ فروری تک توسیع کر دی ہے

صدر زکوٰۃ کمیٹی کی وفات

لاہور۔ ۲۷ جنوری۔ سرحد اسمبلی کے سابق سپیکر و موجودہ ڈسٹرکٹ کمشنر ملک خدا بخش حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث آج صبح یہاں وفات پا گئے۔ وہ صدر زکوٰۃ کمیٹی کی حیثیت سے اس کے سہ روزہ اجلاس میں شرکت کرنے کی غرض سے یہاں آئے ہوئے تھے۔ آج زکوٰۃ کمیٹی نے ایک خصوصی اجلاس میں ان کی اچانک وفات پر غم واندوہ کا اظہار کرتے ہوئے ان کی خداداد لیاقت اور قومی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا۔ نئے صدر کے تقرر تک کمیٹی کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا ہے (سٹاف رپورٹر)

نہرو ہٹلر کے نقش قدم پر!

واشنگٹن ۲۷ جنوری۔ امریکی جریدہ "ورلڈ ٹیلیگرام" کے مقالہ نویس مسٹر جیمس ڈینیل نے ہندوستانی مقبوضہ کشمیر میں مجلس دستور ساز کے قیام اور نام نہاد انتخابات کی کوشش پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستان ان ہتھکنڈوں سے اپنے قبضے کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور پنڈت نہرو جو ہندوستان کی جنگ آزادی کے ایک سپاہی کے نام سے مشہور ہیں۔ ہٹلر کے سیاسی شعبدوں کی پیروی کر رہے ہیں وہ ریاست جموں وکشمیر میں جو نقلی انتخابات کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ ان کی نوعیت ویسی ہے جو ہٹلر کے آسٹریا پر قبضہ کرنے کے لئے انتخابات کی تھی۔ اس وقت اس علاقے کے تمام مخالف جماعتوں کے لیڈر یا تو جلاوطن ہیں یا جیلوں میں بند ہیں۔ ان حالات میں جب کہ ریاست پر ہندوستانی فوجوں کا قبضہ ہوگا۔ شیخ عبد اللہ کی حکومت لازماً یہ کوشش کرے گی کہ صرف وہی لوگ ووٹروں کی فہرست میں آ سکیں گے جو کشمیر کے ہندوستان میں شرکت کے حق میں ووٹ دیں۔

عوام پاکستان کے حق میں

واشنگٹن۔ ۲۷ جنوری۔ اسی طرح ایک اور اخبار ڈیلی ٹریبیون کے ایک مقالہ نگار نے جو حال ہی میں ریاست جموں وکشمیر کا دورہ کر کے گئے ہیں۔ ایک مقالے میں اس رائے کا اظہار کیا ہے۔ کہ ہندوستان ایک جعلی رائے شماری کرا کر ریاست کو ہندوستان میں مدغم کر لینے میں حق بجانب نہیں ہے۔ کیونکہ عوام کی اکثریت ریاست کی پاکستان میں شرکت کے حق میں ہیں۔ ریاست میں سخت قسم کی پابندیاں عائد ہیں۔ غیر ملکیوں کو عوام سے آزادانہ ملنے نہیں دیا جاتا۔ تاکہ وہ دلی جذبات کا اظہار نہ کر سکیں۔

پھلوں اور سبزیوں کی نمائش ختم

لاہور۔ ۲۷ جنوری۔ پھلوں اور سبزیوں کی دوسری سالانہ نمائش جس کا اہتمام محکمہ زراعت پنجاب نے کیا تھا۔ تین روز تک جاری رہنے کے بعد آج شام ختم ہو گئی۔ نمائش کے اختتام سے قبل گورنر پنجاب ہز ایکسلنسی سردار عبد الرب نشتر نے نمائش میں حصہ لینے والوں کے درمیان انعامات تقسیم کئے۔ پھلوں وغیرہ کی پیداوار بڑھانے کے سلسلے میں محکمہ زراعت کی ساعئ جمیلہ کو سراہتے ہوئے آپ نے کہا۔ زرعی میدان میں پنجاب نے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ باشندگان پنجاب کے تحمل و برداشت اور محنت و جفاکشی پر زندہ گواہ ہے۔ تقسیم کے معاً بعد ہماری قوم نے مشکلات پر جس طرح قابو پایا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس سے قبل محکمہ زراعت کے ڈائرکٹر خان عبد الرحمٰن نے صوبے میں پھلوں اور سبزیوں کی کاشت کے متعلق اعداد و شمار پیش کرتے ہوئے اس ضمن میں محکمہ مذکور کی ساعی پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ پھلوں اور سبزیوں کی موجودہ کمی کو پورا کرنے کے لئے وسیع پیمانے پر تجربہ گاہیں کھولنے کے علاوہ پودے اور بیج وغیرہ کی تقسیم کا خاطر خواہ انتظام کیا جا رہا ہے (سٹاف رپورٹر)

کراچی۔ ۲۷ جنوری

- ★ ترکی صحافی خواتین نے آج خاتون پاکستان محترمہ مس فاطمہ جناح سے ملاقات کی۔
- ★ آج ویٹ نامی خیر سگالی کے مشن نے وزارت خارجہ کے سیکرٹری سے ملاقات کی۔
- ★ موتمر عالم اسلامی کی سالانہ کانفرنس میں مصری وفد کی قیادت مصر کے وزیر زراعت کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرنٹر و پبلشر ... ایم اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۲۸ جنوری ۱۹۵۱ء

عذر گناہ بدتر از گناہ

مودودی صاحب نے اپنی گول باغ والی حالیہ تقریر میں جو سہ روزہ "کوثر" ۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء میں شائع ہوئی ہے۔ اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ نے پاکستان کو اپنا نصب العین بنایا اور ۱۹۴۱ء میں صاف معلوم ہو گیا کہ ۹۵ فیصدی مسلمان اسپر متفق ہو چکے ہیں۔ اب دوسرا سوال پیدا ہوا کہ جب قوم نے پاکستان کو نصب العین قرار دے لیا تو اسکے کیا نتائج نکل سکتے ہیں اور مسلمانوں کی نجات اور حفاظت کا کیا طریقہ ہے۔ مطالبہ پاکستان کے انجام دو ہی ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ پوری جدوجہد کرنے کے باوجود خدانخواستہ وہ ناکام ہو جائے۔ اس صورت میں ہم خوب جانتے تھے کہ لڑ بھڑ کر اور شکست کھا کر جب مسلمان ہندوؤں کے زیر تسلط آئیں گے تو نتیجہ کیا ہوگا۔

ظاہر ہے کہ تحریک پاکستان میں شکست کھا جانے کے بعد پھر مسلم لیگ کے لئے کوئی امکان نہیں رہتا تھا کہ وہ مسلمانوں کو سنبھال سکے اور اس کی حالت وہی ہو جاتی جو اس وقت بھارت میں ہے۔ یعنی وہ عمل کے میدان سے بالکل نکل چکی ہے ہم نے اس وقت فیصلہ کیا کہ ہندوستان میں مسلمانوں کو سنبھالنے اور مسلمانوں کے حوصلے برقرار رکھنے کے لئے ابھی سے خالص اسلامی اصولوں پر ایک جماعت کی تنظیم کا کام شروع کر دینا چاہیئے۔ دوسری صورت یہ تھی کہ پاکستان کی تحریک کامیاب ہو۔ اور مسلمانوں کو ایک خطہ ارضی مل جائے۔ لیکن جن لوگوں کے ہاتھوں میں قوم کی قیادت کی باگ ڈور تھی۔ ان کے متعلق ہم خوب سمجھتے تھے کہ وہ اس ملک میں اسلامی بنیادوں پر ایک مکمل نظام حکومت قائم کرنے کے اہل نہیں تھا۔ اور اس صورت میں بھی ضروری تھا کہ اسلام کی ریزرو فورس وقت پر کام کرنے کے لئے موجود ہو۔

دونوں صورتوں میں صرف اسلام ہی مسلمانوں کو بچا سکتا تھا۔ اور اسی کو قائم کرنے والی تنظیم کا قیام اور اسلام ہی کی دعوت کا کام ضروری تھا۔ یہ کوئی قاعدہ نہیں کہ کسی جنگ میں پوری قوم کو جھونک دیا جائے۔ جو لوگ گوشوں میں بیٹھ کر سامان جنگ تیار کرتے ہیں۔ وہ بھی ملک ہی کا کام کرتے ہیں"۔

(اخبار کوثر ۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء)

یہ عذر لنگ اس اعتراض کے جواب میں ہے کہ جب مسلم لیگ پاکستان کے لئے جنگ لڑ رہی تھی۔ تو مودودی صاحب کی جماعت نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائی تھی۔ اور مودودی صاحب نے اپنے دوستوں کو مسلم لیگ سے ترک موالات کی تاکید فرمائی تھی۔ جو یقینیہ مسلمانوں کو یہ کہنے کا حق دیتا تھا کہ جو ہمارے ساتھ نہیں وہ دشمن کے ساتھ ہے اول تو مودودی صاحب نے یہ عذر اب تراشا ہے۔ آپ کی اس وقت کی سب تحریریں صرف پاکستان کے خلاف تھیں۔ آپ نے پاکستان کو جنت الحمقا کے نام سے تعبیر کیا تھا۔ اور تمام قوم سے اپنا راستہ الگ ظاہر کیا تھا۔ جہاں قوم کراچی کی طرف جا رہی تھی تو آپ نے کلکتہ کا ٹکٹ خرید ا ہوا تھا آپ نے قطعاً یہ نہیں کہا تھا کہ ہم دونوں صورتوں کے لئے تیاری کر رہے ہیں۔ اگر مودودی صاحب نے کوئی ایسی بات کہی تھی تو ان کو چاہیئے تھا کہ اپنے قبل از تقسیم تحریرات سے اس کا حوالہ پیش کرتے۔

پھر آپ نے تو ساری مسلم قوم سے مقاطعہ کر رکھا تھا۔ کیا ایسے نازک وقت میں آپ کا فرض نہیں تھا کہ قطع نظر اس کے کہ مسلم لیگ کی شکست یا فتح کے بعد کیا صورت ہوگی۔ مسلم لیگ کے دعاوی کو عقل کے ترازو پر تولتے۔ اور فیصلہ کرتے کہ آیا مسلمانوں کی ایک بہت بڑی اکثریت کا علیحدہ وطن احیائے اسلام کے لئے زیادہ مفید ہوگا یا ایک ایسا ملک جس میں اکثر اکثریت ایسی قوم کی ہے۔ جو اسلام کی سخت دشمن ہے۔

مسلم لیگ نے پاکستان کے لئے یہ جنگ یونہی نہیں لڑنا شروع کر دی تھی۔ یہ فیصلہ پچاس ساٹھ بلکہ اس سے بھی زیادہ سالوں کی کشمکش کا نتیجہ تھا۔ مسلم لیگ نے صلح اور اتحاد کے تمام طریقے آزما کر یہ فیصلہ کیا تھا۔ مسلم لیگ کے اکثر لیڈر بلکہ خود قائداعظم بھی کانگرس کی اغراض کا تجزیہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے تھے کہ متحدہ ہندوستان میں مسلمان بالکل بے دست و پا ہو جائیں گے مسلم لیگ کے ان لیڈروں نے اپنے فیصلے مسلمانوں کے سواد اعظم کے سامنے رکھ دیئے تھے ایک معمولی عقل کا انسان بھی اندازہ کر سکتا تھا کہ مسلم لیگ کا مقصد کیا ہے۔ مسلمانوں کے سواد اعظم نے مسلم لیگ کے ان لیڈروں کی آواز کو سنا۔ اور ان کی راہنمائی قبول کی۔ مگر مودودی صاحب نے آخری دم تک ترک موالات پر عمل کیا حالانکہ وہ بقول خود دو قومی نظریہ کے موجد ہیں مودودی صاحب کا یہ فرض تھا کہ وہ دونوں صورتوں کا موازنہ کرتے اور فیصلہ کرتے کہ مسلمانوں کا علیحدہ وطن احیائے اسلام کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ یا ایسا وطن جس میں اسلام کا نام و نشان مٹانے کا اہتمام کیا جائے گا یہ بات کوئی چھپی ڈھکی نہیں تھی۔ اس کا احساس تو سر سید کے وقت سے ہو چکا تھا۔ ذرا سر سید کی تحریریں پڑھ کر دیکھئے۔ پھر ۱۸۵۷ء کے حادثہ کے بعد بلکہ پہلے ہی ہندوؤں نے مسلمانوں کو ملیامیٹ کرنے کے جو اقدام لئے تھے وہ پوشیدہ باتیں نہیں تھیں۔ اس لئے مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ مسلم لیگ کی شکست کے بعد مسلمانوں سے لڑائی بھڑائی کی وجہ سے انتقام لیا جائے گا۔ اس لئے انہوں نے اس صورت حال کے لئے بھی تیاری کرنا شروع کر دی تھی محض ایک ایسا عذر لنگ ہے جو کچھ بھی وقعت نہیں رکھتا مسلم لیگ کی لڑائی بھڑائی کے بعد شکست کی صورت حال کا تو کوئی سوال ہی نہیں تھا۔ یہ بات تو انگریزوں کے تسلط کے اول روز سے ہی سنجیدہ مسلمانوں پر منکشف ہو چکی تھی۔ کہ ہندوستان میں جمہوری اکثریت کے اصول کے مطابق مسلمان ایک بے اثر اقلیت ہو کر رہ جائیں گے۔ اور دشمن ان کی تعدادی کمزوری کا ضرور فائدہ اٹھائے گا۔ ایک ایسی قوم سے جس نے ان کے خیال میں پاکستان حاصل کر کے بھی وہ صورت اختیار نہیں کی۔ جس کے وہم میں مودودی صاحب سے متحدہ ہندوستان کی حمایت میں عملی رویہ ظاہر ہوا۔ یہ امید رکھنا کہ وہ متحدہ ہندوستان میں غیر معمولی طور پر عمل کرنے لگے گی۔ محض سراب میں قلعے بنانا نہیں تو اور کیا ہے؟

اصل بات یہی ہے کہ چونکہ اپنے قبل از تقسیم مسلم لیگ سے ترک موالات کے جواز میں مودودی صاحب کے پاس، اب قوم کو مطمئن کرنے کے لئے کوئی دلیل نہیں ہے۔ اس لئے وہ ایسے غیر معقول عذرات سے اپنی جان چھڑانا چاہتے ہیں۔ سیدھی بات تو یہ ہے کہ وہ صاف صاف اقبال کر لیں۔ کہ ہم متحدہ ہندوستان کو احیائے اسلام کے لئے بہتر سمجھتے تھے۔ اس لئے ہم نے مسلم لیگ کی مخالفت کی۔ ان کا یہ عذر ایک حد تک قابل پذیرائی ہو سکتا ہے۔ مگر یہ ایچ پیچ ڈالکر کہ ہم نے دونوں صورت حالات کے پیش نظر مصلحت اندیشی سے کام لے کر اپنے آپ کو مسلم لیگ کی جدوجہد سے الگ رکھا تھا اور کہ

"یہ کوئی قاعدہ نہیں کہ کسی جنگ میں پوری قوم کو جھونک دیا جائے جو لوگ گوشوں میں بیٹھ کر سامان جنگ تیار کرتے ہیں۔ وہ بھی ملک ہی کا کام کرتے ہیں"۔

(تقریر مودودی صاحب کوثر ۲۵ جنوری ۱۹۵۱ء)

ایسی باتیں محض عذر لنگ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اول تو کیا یہ بات آپ نے پہلے کبھی ظاہر کی تھی اب اعتراض ہونے لگا تو "مشتے کہ بعد از جنگ" کے طور پر عذر گھڑ کر پیش کر دیا۔ یہ ایسے ہی نامعقول عذر ہیں جیسا کہ بعض لوگوں نے جنہوں نے جہاد میں حصہ نہیں لیا تھا۔ اور پیچھے رہ گئے تھے عذر بنا بنا کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کرنا شروع کئے تھے بلکہ اس سے بھی بدتر کیونکہ ان کے عذرات تو انفرادی تھے۔ مگر مودودی صاحب نے تو جماعتی طور پر مسلم لیگ کے انتخابات کا بائیکاٹ کیا تھا۔ آپ نے ایک سازش کے ماتحت لوگوں کو مسلم لیگ کی مخالفت پر اکسایا تھا۔ اس لحاظ سے تو آپ کا گناہ ان لوگوں کے گناہ سے ہزاروں گنا بڑھ جاتا ہے۔ جنہوں نے انفرادی عذرات کے لحاظ سے جہاد میں حصہ نہیں لیا تھا۔ آپ نے تو ایک جماعت کی جماعت کو منظم طور پر جہاد آزادی میں حصہ لینے سے روک دیا۔

پھر یہ بات کہ آپ "گوشوں میں بیٹھ کر سامان جنگ" تیار کرنے لگے تھے تو "عذر گناہ بدتر از گناہ" کی حیثیت رکھتا ہے بھلا مسلم لیگ کو ووٹ دینے میں آپ کی اس شاندار گوشہ نشینی میں کونسا فرق پڑ سکتا تھا۔ جس میں آپ سامان جنگ تیار کرنے میں معروف ہو گئے تھے۔ ایسے مضحکہ خیز عذر تراشنے سے کہیں لاکھ درجہ یہی بہتر ہوتا۔ کہ آپ اپنی غلطیوں کا اعتراف قوم کے سامنے کرتے۔ اور پاک و صاف ہو کر پاکستان کی سیاست کے میدان میں نکلتے۔ مگر چونکہ سیاست حاضرہ کا ایک اصول یہ بھی ہے کہ اعتراف گ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حیات بعد الموت کا اسلامی نظریہ

اور

علوم جدیدہ

از مکرم ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب انّے کالا ضلع جہلم

اس مضمون کا محرک میرا ایک خواب ہے جو ایک ماہ ہوا عاجز نے کوئٹہ میں دیکھا تھا۔ ایک رات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ تو حضور نے فرمایا اپنا قلم نکالو میں نے فونٹن پین پیش کیا۔ تو حضور نے فرمایا اس کا نب نہیں چلتا۔ میں نے عرض کی حضور یہ تو نیا پارکر پن ہے۔ اس کی تعبیر تو واضح ہی تھی۔ کہ جو قلم سلسلہ کی خدمت میں نہ چلے وہ خواہ کتنا ہی اعلےٰ ہو بے سود ہے۔ گویا یہ اشارہ خداوندی تھا کہ سلسلہ کی قلمی خدمت پھر شروع کرو۔ اسی ارشاد کی تعمیل میں یہ مضمون پیش کرتا ہوں۔

مضمون کی اہمیت

ذات باری کے عقیدے کے بعد معاد کا مسئلہ دیگر تمام شرعی مسائل سے اہم ہے۔ اسی واسطے قرآن کریم نے توحید اور صفات الٰہی کے بعد حیات بعد الممات کے عقیدہ پر بہت زور دیا ہے۔ اور بار بار کفار کے اس اعتراض کو دوہرایا ہے کہ جب ہم مر کر ہڈیاں اور مٹی ہو جائیں گے۔ تو کیا ہم سچ مچ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ معاد کے عقیدہ پر تمام اعمال حسنہ کا دارومدار ہے۔ کیونکہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالےٰ موجود ہے۔ وہ انسان کا خالق ہے۔ اور وہ اسکو جزا سزا دینے پر قادر بھی ہے۔ تو بھی جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ کوئی اگلا جہان (آخرت) بھی ہے۔ جہاں مرنے کے بعد انسان کی روح کو رکھا جائے گا۔ اور وہاں اسکو اچھے اور بُرے اعمال کے مطابق جزا سزا ملیگی اس وقت تک انسانی اعمال کے نتائج مکمل اور حقیقی رنگ میں ظاہر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں کئی اچھے اور بُرے اعمال بغیر جزا اور سزا کے رہ جاتے ہیں اور انسان فوت ہو جاتا ہے۔ کئی بے گناہ مارے جاتے ہیں۔ اور کئی گنہگار بغیر سزا کے نکل جاتے ہیں۔ پس انسانوں کو اچھے اعمال کی تحریک کرنے اور بُرے اعمال سے روکنے کے لئے محض اللہ تعالےٰ انبیاءؑ۔ کتب آسمانی، ملائکہ وغیرہ کا سلسلہ کافی نہیں تھا۔ جب تک کوئی اخروی زندگی کا سامان بھی نہ ہو۔ جہاں انسان اس جہان کی ناکامیوں اور کوتاہیوں کی تلافی نہ کر سکے۔ معاد کا عقیدہ اس قدر اہم ہے کہ اس کے بغیر تمام مادی اور روحانی نظام جو اس دنیا سے متعلق ہے عبث اور ادھورا رہ جاتا ہے۔

مگر تعجب ہے کہ جس قدر یہ مسئلہ اہم واضح اور عقلاً بین ہے۔ اتنا ہی اس کا کفار اور گنہگار لوگ انکار کرتے ہیں۔ جس کی وجہ اصل میں ایک ہسٹیریا والی ذہنیت ہے کہ جس حقیقت کا سامنا جسم میں لرزہ پیدا کر دینے والا ہو۔ اس کا انکار ہی کر دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ مشہور ہے کہ بلی جب کبوتر پر حملہ کرتی ہے۔ تو وہ آنکھیں بند کر لیتا ہے کہ شاید اس طرح یہ بلا ٹل جائے۔ اور بلی کا وجود محض تخیل ثابت ہو۔ کہتے ہیں کسی میراثی کو جب جنگ میں مہلک زخم لگا۔ تو آنکھیں بند کر کے کہنے لگا یا اللہ یہ خواب ہی ہو۔ مگر ایسی باتوں سے حقیقت ٹل نہیں سکتی۔ اور انسان آخرت کے سفر کی تیاری نہ کرنے کی وجہ سے سخت گھاٹے میں رہتا ہے۔

اخروی زندگی جسمانی ہے یا روحانی

اخروی زندگی کے ماننے والوں میں بھی اس کی حقیقت کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض کا عقیدہ ہے کہ اخروی زندگی جسمانی ہے۔ بعض صرف روحانی زندگی کے قائل ہیں۔ اور بعض کے نزدیک حیات بعد الموت۔ جسمانی اور روحانی دونوں طرح پر ہوگی۔ مسلمانوں میں بھی یہ اختلاف دیر سے چلا آ رہا ہے۔ آیا کہ یہی جسم دوبارہ زندہ ہوگا یا کوئی اور جسم ہوگا۔ حسن اور قتادہ کے نزدیک اخروی زندگی اسی مادی جسم کے ساتھ ہوگی۔ مگر حضرت ابن عباسؓ نے آیت یوم یقوم الروح والملائکۃ صفا۔ میں روح سے مراد ارواح بنی آدم لی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اگلے جہان کی زندگی کو اسی جسم کے ساتھ نہیں سمجھتے تھے۔ ان کا یہ عقیدہ تھا کہ انسانی جسم فنا ہو جاتے ہیں۔ اور ارواح انسانی کو اگلے جہان میں زندگی دی جاتی ہے۔ حسن اور قتادہ نے اس روح سے مراد بنو آدم لیا ہے۔ گویا ان کے نزدیک زندگی اسی مادی جسم کے ساتھ ہوگی۔ احمدیت کی روشنی میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اخروی زندگی میں روح اور جسم دونو ہونگے۔ مگر وہ جسم موجودہ مادی جسم نہ ہوگا۔ بلکہ ایک روحانی جسم ہوگا یہ جسم مٹی میں مل کر فنا ہو جائے گا اور اس کے کسی باریک حصہ کو لے کر (جو در حقیقت روحانی حصہ ہی ہوگا) اللہ تعالےٰ اپنی صفات خالق۔ علیم اور رب کے ماتحت نشو و نما دینا شروع کر دے گا اور اسے انسان کا جسم بنا دے گا۔ انسان اپنے ذہن میں اس نئے جسم کو پہلے مادی جسم کا ایک تسلسل سمجھے گا اور یقین رکھے گا کہ میں وہی آدمی ہوں جو دنیا میں ہوا کرتا تھا۔ مگر وہ جسم اور ہوگا۔ جس طرح خواب کے اندر انسان جو نظارے دیکھتا ہے وہ روحانی ہوتے ہیں۔ مگر انسان ان کو مادی سمجھتا ہے اور خواب کو حقیقی نظارہ سمجھ رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ خواب میں نہ اس کی مادی آنکھ نظارہ دیکھ رہی ہوتی ہے اور نہ یہ مادی کان آوازیں سن رہے ہوتے ہیں۔ نیند بھی ایک عارضی موت ہے اور بیدار ہونا عارضی بعث ہے جو حقیقی موت اور حیات بعد الموت کا ثبوت ہے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وھو الذی یتوفٰکم بالیل ویعلم ما جرحتم بالنھار ثم یبعثکم فیہ لیقضٰی اجل مسمّٰی ثم الیہ مرجعکم ثم ینبئکم بما کنتم تعملون (الانعام ۶۰)

مرنے کے بعد انسانی جسم کے ساتھ مختلف قومیں اور افراد مختلف سلوک کرتے ہیں۔ مگر ان سب کے اندر یہ طبعی جذبہ ضرور پایا جاتا ہے کہ انسانی جسم کا باوجود بے جان ہونے کے احترام ضروری ہے۔ وحشی اقوام سے لے کر متمدن ترین اقوام تک سب ہی کسی نہ کسی طریق سے مُردے کو عزت کے ساتھ رخصت کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ یہ طبعی جذبہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان کے لئے مرنے کے بعد کوئی زندگی ہے۔ اسی کی طرف قرآن شریف کی آیت ثم اماتہ فاقبرہ ثم اذا شاء انشرہ اشارہ فرماتی ہے۔ گویا موت بھی اللہ تعالےٰ کے احسانوں میں سے ایک عظیم احسان اور بخشش ہے اقبرہ کے یہ معنی یہاں چسپاں نہیں ہوتے کہ انسان کو قبر میں رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو قبر میں داخل نہیں کئے جاتے اور اکثر قوموں میں دفن کرنے کا رواج ہی نہیں ہے۔ اس کے ایک معنے عالم برزخ والی قبر کے بھی ہیں مگر یہ دشمن پر حجت نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ہمارے پاس اس کا کوئی ایسا ثبوت نہیں ہے کہ مخالف بھی اس قبر کو اس دنیا میں دیکھ سکے

پس اس کا مطلب یہی ہے کہ انسانی فطرت میں اللہ تعالےٰ نے رکھ دیا ہے کہ وہ اپنے مردے کو باعزت طور پر ڈھانپ دے خواہ وہ قبر ہو یا کوئی اور طریق جس سے مردہ جسم انتراق اور تحلیل کے ابدی قانون کو پورا کرے۔ دفن کرنے والی بڑی قومیں مسلمان۔ عیسائی اور یہودی ہیں۔ جو مذہباً دفن کرتی ہیں۔ بعض حبشی قبائل بھی مردے کو دفن دیتے ہیں۔ جاپانی بھی مردے کو دفن کرتے ہیں مگر وہ انسانی جسم کو لٹاتے نہیں بلکہ نیم رکوع کی حالت میں کھڑا رکھتے ہیں۔ تاکہ اس کو بعث کے وقت اٹھنے میں آسانی ہو۔

مشرک لوگ (ہندو) مردے کو جلاتے ہیں۔ پارسی لوگ ایک محفوظ مقام پر جہاں سدھائی ہوئی گدیں اور چیلیں ہوتی ہیں اور کسی غیر مذہب والے کو وہاں جانے کی اجازت نہیں ہوتی رکھ کر چلے آتے ہیں۔ جہاں اس کا گوشت پرندے نوچ نوچ کر کھاتے ہیں۔ بعض حبشی لوگ اپنے مردے جنگلی جانوروں (مگر مچھ یا چرخ) کو کھلا دیتے ہیں۔ بعض یورپین اور امریکن لوگ (جو توفیق رکھیں اور وصیت کر جائیں) بجلی کے ذریعے مردے کو راکھ کرا دیتے ہیں۔ یہ تو معروف طریق مردے کو قبر میں ڈالنے کے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ بعض حوادث میں جن کا شکار بعض دفعہ انسان ہو جاتا ہے اور اس کی لاش پانی میں گل سڑ جاتی ہے یا آبی جانور کھا جاتے ہیں۔ بعض دفعہ کسی ہوائی حادثہ یا بم اور تارپیڈو کے لگنے سے انسانی جسم قیمہ ہو جاتا ہے جل جاتا ہے یا اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر میلوں تک بکھر جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ نعش کا شناخت کرنا یا ان کو جمع کر کے جلانا یا دفن کرنا ناممکن ہو جاتا ہے

مردے کا احترام بھی بعث کا ثبوت ہے

بہر حال جو بھی معروف طریق ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسانی فطرت کے اندر یہ احساس موجود ہے۔ کہ مردہ کے جسم کو تحقیر کے ساتھ نہ پھینکا جائے۔ بلکہ اس کا مناسب احترام کرنا ضروری ہے۔ گو حیوان بھی بہت سی باتوں میں انسانوں سے ملتے ہیں۔ مثلاً کھانا پینا سونا مرنا وغیرہ مگر اس بات میں انسان دوسرے سے ممتاز ہے کہ جانوروں میں یہ مادہ نہیں کہ وہ دوسرے جانوروں کی لاشوں کو دفنائیں۔ لیکن انسان اپنے مردوں کو ایسی طرز پہ نہیں رکھتا جس سے اس کے اعزاز میں فرق آئے۔ یہ مردے کا اعزاز اور اس کا احترام جو انسانی فطرت میں داخل ہے اس بات کا ثبوت ہے کہ انسانی زندگی موت پر ختم نہیں ہو جاتی۔ ورنہ اگر اُخروی زندگی نہیں ہے تو اس اعزاز کی ضرورت کیا تھی۔ مردہ نعش کو جس طرح چاہو پھینک دو۔ (باقی اگلے صفحے پر دیکھیں)

دعائے مغفرت

۲۱ دسمبر بوقت ۸ بجے صبح میری لڑکی عزیزہ زاہدہ بیگم عمر تین سال اچانک وفات پا گئیں۔ احباب ہم پسماندگان صبر جمیل اور نعم البدل کیلئے دعا فرمائیں

صخاوت حسین خان احمد نگر نزد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواہ وہ گندی نالی میں پڑ کر گل سڑ جائے یا اس کو کتے کھا جائیں کوئی فرق نہ تھا۔ یہ آئندہ کے زمانہ کا احساس ہی ہے جو دلوں میں یہ خواہش پیدا کرتا ہے کہ مردے کا احترام کیا جائے اور اس کو عزت کے ساتھ ڈھانپ دیا جائے خواہ اس کی صورت کوئی ہو۔ تم اس کو دفن کر دو۔ جلا دو۔ بجلی سے راکھ کر دو۔ چیلوں کو کھلا دو بہر حال انسان یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کے مردوں کی بے حرمتی ہو۔ اور ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو جانوروں سے کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے عزیز و اقارب اور ہم رنگ تو ایک طرف انسان اپنے دشمن کے متعلق بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی لاش کی بے حرمتی کی جائے۔ مثلاً جنگ میں شدید دشمن کی لاش بھی دفن کر دی جاتی ہے (سوائے کسی شقی کے جو شدید کینہ کی وجہ سے کسی خاص دشمن کی لاش کی بے حرمتی اور مثلہ کرے) ورنہ عام طریق اور بین الاقوامی قانون بھی یہی ہے کہ سب مردوں کو احترام کے ساتھ دفن کر دیا جائے۔ یہ احساس جو سب انسانوں کے دل میں ہے گو یہ ادنے احساس ہے تاہم یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہر انسان مرنے کے بعد کی زندگی کا دل سے اقراری ہے خواہ وہ زبان سے انکار ہی کرتا ہو۔ پس ثابت ہوا کہ زندگی موت کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اس موت کے ساتھ ہی کسی اور حیات کا آغاز ہو جاتا ہے اور انسان نہیں چاہتا کہ اس زندگی کے کوچہ میں داخل کرتے وقت انسانی جسم کی (جو خواہ بے جان ہو) بے حرمتی کی جائے۔

کفار کا بعث پر تعجب

مردے کو قبر میں داخل کرنے کے جو مختلف طریق دنیا میں رائج ہیں اور جن میں مہذب اور وحشی قومیں شریک ہیں ان سے بظاہر یہ ناممکن معلوم ہوتا ہے کہ اس انسانی جسم کو جو مٹی میں مل جاتا ہے یا آگ کی نظر ہو جاتا یا جانوروں اور چیلوں کے پیٹ میں چلا جاتا ہے دوبارہ اٹھایا جا سکے۔ اس واسطے کفار مکہ نے (شاید اس لئے کہ ان کے علم میں صرف دفن کرنے کا ہی معروف طریق تھا) بار بار اس عقیدہ پر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے اور ہماری ہڈیاں گل سڑ جائیں گی تو ہم دوبارہ اٹھائے جائیں گے؟ ان کے جواب میں قرآن کریم نے ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی صفات خالق رب اور علیم کو ہی پیش کیا ہے۔ جیسا کہ ہیں مندرجہ ذیل آیات سے ثابت ہوگا۔

بعث کا ثبوت قرآن کریم سے

(۱) وان تعجب فعجب قولہم ءاذا کنا ترابا ءانا لفی خلق جدید۔ اولٰئک الذین کفروا بربہم (سورہ رعد ع ۵)

اور اگر تو تعجب کرے تو ان کا یہ قول کوئی کم تعجب والا نہیں۔ کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا یقیناً یقیناً ہم کو نئی زندگی ملے گی (یعنی نئی پیدائش کی صورت میں) یہ بات ایسے ہی لوگ کہا کرتے ہیں جو اللہ تعالےٰ کی صفت ربوبیت کے منکر ہیں۔

اس آیت میں کفار کا بعث کے متعلق شک اور تعجب ظاہر کر کے کہ کیا جب انسانی جسم مرنے کے بعد قبر میں داخل ہو کر مٹی ہو جائے گا تو اس کو دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کے ثبوت میں صفت ربوبیت کو پیش کیا ہے کہ جس خدا نے تم کو ایک ادنیٰ حالت یعنی نطفہ (بلکہ اس سے پہلے کی ادنیٰ حالت) سے پیدا کر کے صفت ربّ کے ماتحت نشوونما کی۔ کیا وہ خدا اس بات پر قادر نہیں ہے کہ اسی جسم کے کسی لطیف (روحانی) حصہ کو دوبارہ زندہ کر دے۔

(۲) وقالوا ءاذا کنا عظاما ورفاتا ءانا لمبعوثون خلقا جدیدا ۔ قل کونوا حجارۃ او حدیدا ۔ او خلقا مما یکبر فی صدورکم فسیقولون من یعیدنا ۔ قل الذی فطرکم اول مرۃ (بنی اسرائیل ۵ا)

اور انہوں (کفار) نے کہا۔ کیا جب ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو گئے۔ تو کیا یقیناً ہم نئی مخلوق بنا کر اٹھائے جائیں گے۔ تو (اے رسول) کہہ دے کہ تم خواہ پتھر بن جاؤ۔ لوہا ہو جاؤ یا کوئی اور مخلوق بن جاؤ جو تمہارے خیال میں اس سے بھی بڑھی ہو تو وہ ضرور کہیں گے کہ ہم کو کون لوٹائیگا تو کہہ دے کہ وہی (دوبارہ زندگی دیگا) جس نے تم کو پہلی دفعہ پیدا کیا تھا۔

یہاں پر کفار کے اعتراض کو زیادہ زوردار کر کے اس کا جواب دیا گیا ہے کہ تم تو ہڈی اور مٹی ہو جانے کے بعد بعث پر تعجب کر رہے ہو۔ ہم تو اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اگر تم ہڈی سے بھی زیادہ سخت شے مثلاً لوہا یا پتھر بھی بن جاؤ تو بھی ہم دوبارہ زندہ کر سکتے ہیں اور اس کی دلیل یہ دی ہے کہ جو خدا ایک دفعہ خلق کر سکتا ہے وہ دوبارہ بھی کرنے پر قادر ہے۔ سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ کیا اس نے واقعی خلق اوّل کیا ہے۔ یہاں پر ایک لطیف اشارہ اس بات کی طرف کیا ہے کہ انسانی جسم قبر میں ہڈیاں اور مٹی بن جانے کے بعد ممکن ہے لاکھوں کروڑوں سالوں کے بعد پہلے لوہا اور پھر پتھر بن جاتا ہو۔ ابھی تک جو انسانی پتھر محکمہ آثار قدیمہ والوں نے دریافت کئے ہیں وہ صرف چند ہزار سال کے پرانے انسانوں کے ہیں۔ ممکن ہے مزید کھدائیوں کے بعد ایسے انسان بھی مل جائیں جو لاکھوں کروڑوں سالوں سے مدفون ہوں اور ان کے جسم لوہا اور پتھر بن چکے ہوں واللہ اعلم بالصواب۔

(۳) یایہا الناس ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقنکم من تراب ثم من نطفۃ ثم من علقۃ ثم من مضغۃ مخلقۃ وغیر مخلقۃ لنبین لکم ونقر فی الارحام ما نشاء الی اجل مسمی ثم نخرجکم طفلا ثم لتبلغوا اشدکم ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیئا ۔ وتری الارض ہامدۃ فاذا انزلنا علیہا الماء اہتزت وربت وانبتت من کل زوج بہیج ۔ ذلک بان اللہ ہو الحق وانہ یحی الموتی وانہ علی کل شیء قدیر ۔ وان الساعۃ اتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور (الحج ۵-۶-۷)

ترجمہ:۔ اے لوگو! اگر تم کو بعث (حیات اُخروی) کے متعلق شک ہے تو (یاد کرو) کہ یقیناً ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ پھر نطفہ سے پھر جمے ہوئے خون کے لوتھڑے سے (جو گاڑھا ہوتا ہے اور چمٹ جانے کی خاصیت رکھتا ہے) پھر اسی شے کو ہم نے لچکدار چیز بنا دیا جس کی کوئی ظاہری صورت (ڈھانچہ) ہوتا ہے (یعنی عظام والی حالت) اور ایک وقت کوئی ڈھانچہ نہیں ہوتا۔ یہ اس لئے کیا تاہم تم پر یہ حالتیں نمایاں کر کے ظاہر کریں (جس سے علوم میں ترقی ہو) اور جس کو ہم چاہیں ایک مقررہ وقت تک رحموں میں ٹھہراتے ہیں۔ پھر ہم تم کو بچہ (طفل) ہونے کی حالت میں باہر لاتے ہیں (رحم مادر سے) پھر (ہماری صفت ربوبیت کے ماتحت) تم اپنی مضبوطی کو پہنچتے ہو۔ اور تم میں سے بعض جلدی فوت ہو جاتے ہیں۔ اور تم میں سے وہ بھی ہے جو رذیل عمر کی طرف پھیرا جاتا ہے (یعنی سترہ بہترہ ہو جاتا ہے) کہ جاننے بوجھنے کے بعد وہ پھر نادان ہو جاتا ہے۔ اور تو زمین کو خشک مردہ یقین کرتا ہے تو اچانک ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہانے لگتی ہے اور ابھرتی ہے اور ہر قسم کے خوشنما (پھل اور سبزیاں) پیدا کرتی ہے یہ اس لئے ہے کہ یقیناً اللہ ہی حق ہے اور یقیناً وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور یقیناً وہی پھر ہر ایک بے عیب کام پر قادر ہے۔ وہ گھڑی آنیوالی ہے اس میں بالکل شک نہیں ہے اور یقیناً اللہ ان سب کو دوبارہ اٹھائے گا جو قبر میں رکھے جاتے ہیں۔

ان آیات میں بھی اللہ تعالےٰ نے بعث کے ثبوت میں اپنی صفت خالق اور ربوبیت کو پیش کر کے کچھ تفصیل دے دی ہے کہ کس طرح انسان رحم مادر میں نشوونما پاتا ہے۔ پھر جنین کی مختلف حالتوں کو بیان کر کے نباتات کی نشوونما کی طرف توجہ دلائی ہے کہ کس طرح مردہ زمین جو سخت خشک اور بنجر ہوتی ہے۔ بارش کے ذریعے سرسبز کھیتیاں اور باغ اُگا دیتی ہے۔ (اس آیت کی تشریح آگے آئے گی)

(۴) بل قالوا مثل ما قال الاولون ۔ قالوا ءاذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون ۔ لقد وعدنا نحن واباؤنا ہذا من قبل ان ہذا الا اساطیر الاولین ۔ قل لمن الارض ومن فیہا ان کنتم تعلمون ۔ سیقولون للہ قل افلا تذکرون ۔

ترجمہ:۔ بلکہ انہوں نے بھی وہا کہا جو ان سے پہلوں نے کہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم مر جائیں گے اور ہم مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے۔ ضرور ایسا ہی وعدہ ہم سے اور ہمارے آباؤ اجداد سے بھی کیا جا چکا ہے۔ یہ تو محض پہلوں کے افسانے ہی ہیں تو کہہ دے اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ تو یہ زمین اور جو اس میں ہے وہ کس کے لئے ہے۔ تو وہ کہیں گے اللہ کیلئے تو کہہ دے تم نصیحت کیوں نہیں حاصل کرتے۔

ان آیات میں بھی کفار کے اس اعتراض کو دہرایا گیا ہے کہ بظاہر یہ بہت ہی محال ہے کہ انسان جب قبر میں داخل ہو کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائے تو وہ دوبارہ زندہ کیا جا سکے۔ اس کے جواب میں اس دفعہ اللہ تعالےٰ کی صفت ملوکیت کو پیش کیا گیا ہے کہ وہ ہستی نہ صرف خالق ہے بلکہ مالک بھی ہے۔ یعنی یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالےٰ نے دنیا کو پیدا تو کر دیا مگر بعد میں کسی اور طاقت و ہستی نے حملہ کر کے مخلوق کو خدا سے چھین لیا ہو۔ اور اس کا مالکانہ تصرف اس پر نہ رہا ہو۔ اس وہم کے ازالہ کے لیے ان سے ہی سوال کیا ہے کہ بتاؤ اس زمین و آسمان اور عرش کا کون خالق اور رب ہے۔ پھر بتاؤ ہر شے کی حکومت کس کے ہاتھ میں ہے ان سب کا جواب یہی ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی خالق۔ رب اور مالک ہے اور وہی متصرف اور مقتدر ہستی ہے جو اس دنیا کا وسیع کارخانہ پیدا کرنے کے بعد بھی چلا رہی ہے۔ اور اس کو کسی اور خدا نے بے دخل (نعوذ باللہ) نہیں کیا۔ اس لئے وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دے۔ (باقی)

ولادت خدا تعالےٰ کے فضل سے میرے گھر آج لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو خادم دین بنائے اور درازیٔ عمر عطا فرمائے آمین۔

(مرزا) غلام صادق خلف
نیلا گنبد انارکلی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام کی روز افزوں ترقی

نئے مبلغین کی آمد۔ قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ پر نظر ثانی۔ تبلیغی ملاقاتیں۔ نو مسلمین کی تعلیم و تربیت

رپورٹ ہالینڈ مشن بابت ماہ ستمبر ۱۹۵۰ء

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ)

خدا تعالےٰ کے فضل سے مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب اور خاکسار ۱۱ دسمبر کی شام کو بخیر و عافیت ہالینڈ پہنچ گئے تھے ہوائی اڈہ کے اندر ہی پریس رپورٹروں نے آگھیرا اور ہمارے ہالینڈ میں آنے کی غرض و غایت کے متعلق سوالات پوچھنا شروع کئے۔ ہم نے انہیں بتایا کہ ہمارے آنے کا مقصد ڈچ لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ کیونکہ اب اسلام ہی کے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔ ہم نے انہیں بتایا کہ اسلام در اصل تبلیغی مذہب ہے۔ مگر مسلمانوں نے آخری زمانہ میں تبلیغ کو بالکل ترک کر دیا تھا۔ پھر خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ایک جماعت قائم کی جو کہ اس وقت تمام دنیا میں مبلغین بھیج رہی ہے۔ ہالینڈ میں ہمارا مشن قریباً ساڑھے تین سال سے قائم ہے اور اب اللہ کے فضل سے یہاں ایک جماعت بھی قائم ہو چکی ہے۔ اور مسجد کے لئے ہیگ میں زمین بھی خریدی جا چکی ہے۔ ایک کیتھولک اخبار کا رپورٹر بھی وہاں موجود تھا۔ وہ سن کر بہت حیران ہوا اور کہنے لگا کہ کیا ڈچ بھی اسلام قبول کر رہے ہیں؟ چنانچہ ہماری آمد کی خبر چھ سات اخباروں میں شائع ہوئی۔ اگرچہ ہم نے انہیں بتلایا تھا کہ ہمارا مشن قریباً ساڑھے تین سال سے یہاں قائم ہے۔ اور اس وقت سے حافظ قدرت اللہ صاحب کام کر رہے ہیں۔ پھر بھی انہوں نے اس طور پر خبر شائع کی کہ گویا ہم پہلے مبلغ ہیں ایک اخبار کے تراشہ کا ترجمہ اس جگہ دیا جاتا ہے۔

"وہ ہمیں مسلمان بنانا چاہتے ہیں"۔ کے عنوان کے ماتحت لکھا ہے کہ گیارہ دسمبر کو شام کے آٹھ بجے جو ہوائی جہاز انگلینڈ سے ہالینڈ کے ہوائی اڈہ پر اترا۔ اس سے مکرم ابوبکر ایوب (انڈونیشین) اور غلام احمد بشیر (پاکستانی) بھی اترے۔ وہ ہالینڈ میں قیام کریں گے تاکہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکیں۔ ان سے سوال کیا گیا کہ ہالینڈ میں کس قدر ممبر ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا سولہ جو کہ ہیگ میں رہتے ہیں۔ در اصل تمام برادران ہیگ میں مقیم نہیں ہیں ایمسٹرڈم۔ اور زوئٹ وغیرہ میں بھی رہتے ہیں) وہ سب سے پہلے اچھی طرح ڈچ زبان سیکھیں گے پھر لیکچروں وغیرہ کے ذریعہ سے اسلام کو پھیلانے کا کام شروع کر دیں گے"۔

(TROUW The Hague 12-12-50)

ہالینڈ پہنچنے کے بعد ہم نے اپنے ویزوں میں توسیع کروائی اور اس کے بعد مکرم حافظ صاحب سے چارج وغیرہ لیا اور حافظ صاحب نے بعض نئے لوگوں سے ہمارا تعارف کروایا جو اسلام میں دلچسپی لیتے تھے۔ پندرہ دسمبر کی شام کو مکرم حافظ صاحب نے ایک میٹنگ کا انتظام کیا ہوا تھا تاکہ ہم تمام دوستوں کو مل سکیں۔ اور وہ بھی اپنے جانے سے قبل تمام دوستوں سے مل سکیں۔ چنانچہ اس میٹنگ میں کثرت سے احباب شامل ہوئے۔ اس میٹنگ میں آنے اور جانے کے متعلق مقامی جماعت کے مختلف دوستوں نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب اور خاکسار نے مختصر الفاظ میں اپنے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ ان تک اپنے پاکستانی احباب کا سلام پہنچایا۔ اس کے بعد مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اپنے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا۔ جو ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ اپنے مقامی احمدی احباب کے علاوہ تین چار غیر مسلموں نے بھی اس موقع پر اپنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ ہمارے آنے پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور مکرم حافظ صاحب کے واپس جانے پر افسوس کیونکہ آپ کی جدائی ایسی آسان معلوم نہ ہوتی تھی۔ ایک ... سوسائٹی کے صدر نے کہا کہ مکرم حافظ صاحب نہایت ہی با خلاق اور سنجیدہ انسان ہیں۔ اگر تمام لوگ ان کی طرح کے ہو جائیں تو یقیناً دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے انہوں نے کہا کہ چونکہ ان کا واپس جانا ضروری ہے۔ اس لئے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں خیریت سے پہنچا دے اور ان کے تمام ممبران خاندان بخیر و عافیت ان سے ملیں۔ بدھ سوسائٹی کے پریسیڈنٹ نے بیان کیا کہ مکرم حافظ صاحب نہایت ہی ملنسار انسان ہیں ماتحاد کے لئے آپ ہر وقت تیار رہتے اور جب بھی مختلف مذاہب کے درمیان اتحاد کی تحریک ہوتی تو آپ ضرور اس میں حصہ لیتے۔ غرضیکہ تمام لیکچراروں نے نہایت ہی اچھے جذبات کا اظہار کیا۔ ایک بہت بڑے اخبار کے نمائندہ بھی اس جلسہ میں شامل تھے۔ وہ بھی اس قسم کے ریمارکس کی وجہ سے بہت متاثر ہوئے اور اگلے روز انہوں نے اپنے اخبار میں ہماری اس میٹنگ کے متعلق بدیں الفاظ ذکر کیا۔

احمدیہ مسلم مشن کے انچارج کی پاکستان کو واپسی

گذشتہ شام کو [illegible] کے ہوٹل کے ہال میں بہت سے لیکچراروں نے احمدیہ مسلم مشن کے انچارج مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے متعلق نہایت ہی اعلےٰ جذبات کا اظہار کیا۔ (ڈچ زبان میں جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ ان کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔ کہ انہوں نے احمدیہ مسلم مشن کے انچارج مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب کے سر پر قیمتی الفاظ کی ندی بہا دی) جو کہ کچھ سال ہالینڈ میں کام کرنے کے بعد واپس پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں دوسری طرف مکرم ابوبکر صاحب ایوب اور غلام احمد بشیر کو خوش آمدید کہا گیا۔ جو کہ آپ کے کام کو جاری رکھیں گے۔ بشیر آج سے دس ماہ قبل تک مکرم حافظ صاحب کے ساتھ یہاں کام کرتے رہے ہیں۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے۔ تحریک احمدیہ ہالینڈ میں مسجد تعمیر کروانا چاہتی ہے۔ مکرم حافظ صاحب جو کہ آئندہ سال پھر ہمارے ملک کو آنے کی امید رکھتے سوموار کے روز بذریعہ بحری جہاز لندن کے لئے روانہ ہوں گے۔ اور پھر وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان تشریف لے جائیں گے"۔

(Haagsche Courant)

تبلیغی ملاقاتیں

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب اٹھارہ دسمبر کو ہالینڈ سے بذریعہ بحری جہاز لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ کے تشریف لیجانے کے بعد مختلف دوستوں کے ہاں جا کر گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب بھی ہمراہ تشریف لیجاتے رہے۔ اور بعض دوست مشن ہاؤس میں بھی گفتگو کے لئے تشریف لاتے رہے علاوہ ازیں اپنے احمدی احباب سے خاص طور پر ملاقاتیں کی گئیں۔ نماز اور قرآن کریم کے اسباق شروع کرائے گئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے احمدی احباب کوشش سے نماز اور قرآن مجید سیکھ رہے ہیں۔ برادرم انور خان دیک خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں زیادہ سے زیادہ علم دین عطا فرمائے

کرسمس اور نیا سال

کرسمس اور نئے سال کے آغاز پر ایک مبارکبادی کا خط چھپوا کر قریباً ۱۲۵۰ احباب کی خدمت میں بھیجا گیا۔ بہت سے لوگوں نے جواب میں شکریہ کے خطوط لکھے۔ اس قسم کے مواقعہ پر مبارکبادی کے خطوط لوگوں کے مشن کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوتے ہیں۔ مسٹر انور خان دائکر نے نہایت محنت سے کام کر کے وقت پر تمام احباب کی خدمت میں بھجوا دیئے۔

قرآن مجید کے ترجمہ پر نظر ثانی

قرآن مجید کے ترجمہ پر نظر ثانی کا کام بھی جاری ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے کہ قرآن مجید کا ترجمہ چھپنے سے پہلے پوری تسلی کر لی جائے کہ وہ باعتبار مضمون اور زبان کے درست ہے اور ڈچ لوگ اسے آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ دیباچہ قرآن مجید کا ترجمہ بھی ڈچ زبان میں ہو رہا ہے۔ قریباً نصف تک ہو چکا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ترجمہ قرآن مجید کو جلد از جلد مکمل صورت میں چھپوانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اکثر لوگ ترجمہ کے متعلق دریافت کرتے رہتے ہیں۔

ڈچ زبان

ابھی تک ہمیں ڈچ زبان پر پوری مہارت حاصل نہیں ہوئی۔ کسی حد تک لوگوں تک پیغام پہنچانے کے قابل ہو چکے ہیں۔ مگر تبلیغ کے لئے زبان پر مہارت حاصل کرنا ضروری ہے۔ اسکے لئے مولوی ابوبکر صاحب ایوب اور خاکسار نے باقاعدہ اسباق لینا شروع کر دیئے ہیں تا جلد از جلد صحیح طور پر اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

آخر میں احباب کرام کی خدمت میں مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے تا اللہ تعالےٰ ہمیں صحیح طور پر کام کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے۔

وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم

درخواستہائے دعا

میرے نانا جان جناب ملک غلام محمد صاحب مالک سنٹرل فلور ملز قصور ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں اب علاج کے لئے میرے بڑے ماموں ملک عبدالرحمٰن صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر الشوافزیقن کمپنی کے پاس کوٹھی نمبر ۱۹ میسن روڈ لاہور میں مقیم ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے (وسیم احمد خان لاہور)

۲۔ میرے لڑکے نصیر احمد۔ حمید احمد قریباً ۲ ماہ سے بخار کی وجہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

(خلیل احمد دوکاندار ربوہ)

حضرت پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہ

کمر باندھے ہوئے چلنے کو یاں سب یار بیٹھے ہیں
بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں

(از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی سکندرآباد - دکن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہ خلف حضرت منشی احمد جان صاحب رضی اللہ عنہ نے ۰ جنوری ۱۹۵۱ء کو وفات پائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کی وفات کی اطلاع شائع کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ

"پہلے دن بیعت کرنے والوں میں غالباً یہ آخری آدمی تھے"

حقیقت یہ ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے پہلے دن بیعت نہیں کی۔ گو بیعت اُن کے ہی ایک مکان کے ایک حصہ میں ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت کی صحیح تاریخ ۹ جولائی ۱۸۹۱ء ہے۔ حضرت منشی احمد جان صاحب کے خاندان میں سب سے اوّل بیعت کی سعادت **حضرت اماں جی صغرا بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ** کو حاصل ہے۔ اُن کی بیعت کی تاریخ ۲۵ مارچ ۱۸۸۹ء ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کی یہ بھی ایک نشانی ہے۔ کہ مستورات میں وہ سب سے پہلی خاتون ہیں جنہوں نے بیعت کی۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کو اب تک زندگی بخشی حضرت منشی احمد جان رض کی اولاد میں وہ آخری ہیں۔

حضرت صاحبزادہ افتخار احمد صاحب یا حضرت صاحبزادہ منظور محمد صاحب پر کوئی وقت ایسا نہیں گذرا کہ وہ عقیدتاً سلسلہ سے باہر ہوں البتہ چونکہ خاندان چونکہ خود صاحب ارشاد تھا اس لئے تامل رہا۔ حضرت اماں جی کی شادی ہو چکی تھی۔ اس لئے وہ خود ہی بیعت میں داخل ہو گئیں۔ میں یہاں ایک شبہ کا ازالہ کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت ام المومنین متعنا اللہ بطول حیاتہا کا مقام بالکل الگ ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے برگزیدہ بندہ کے لئے نامزد فرمایا۔ اور ان کو اپنی خدیجہ (خدیجتی) فرمایا۔ ان کے لئے بیعت کا سوال ہی نہیں تھا۔ اگرچہ حضرت ام المومنین نے بھی باقاعدہ بیعت کر لی تھی۔ جیسے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مسیح موعود ہونے پر ایمان لائے تھے۔ غرض حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا نمبر رجسٹر بیعت میں ۲۴۰ اور حضرت اماں جان کا ۶۹ ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب سے ناکسار مرزانی کا تعلق بروششہود سے

اور یہ تعلق اخلاص و عقیدت کے ساتھ تھا۔ جہاں تک میرا علم ہے۔ بچپن سے سعادت مند اور عابد زاہد تھے۔ ہر دیکھنے والے کو اُن کے چہرہ پر ایک نور نظر آتا تھا۔ وہ رمضان کا مہینہ خصوصیت سے عبادت میں گذارتے اور اعتکاف کرتے تھے اور تہجد گذار تھے۔ مجھے بارہا اُن کے ساتھ تہجد میں شرکت۔ اور سحری میں شریک طعام ہونے کا موقعہ ملا۔ اُن کے چہرے پر تبسم کھیلتا تھا۔ میں نے کبھی ان کو غصہ کی حالت میں نہیں پایا۔ وہ اپنے گھر کے کام خود اپنے ہاتھ سے کرتے تھے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد خیرکم خیرکم لاھلہ پر جوانی سے بڑھاپے تک مخلصانہ عامل رہے۔ اولاد کی تربیت اور اولاد پر شفقت کا بھی وہ ایک خاص نمونہ تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے اہل بیعت سے انہیں محبت و اخلاص کا نہایت بلند مقام حاصل تھا۔ وہ توکل علی اللہ کا ایک خاص درجہ رکھتے تھے۔ ان کی زندگی کے ابتدائی ایام شہزادوں کی طرح سے گذرے۔ اس لئے کہ ان کے خاندان کے فیض یافتہ لوگ بڑے اخلاص سے خدمت کرتے تھے۔ لیکن احمدی ہو جانے کے بعد ہی دراصل ان کے توکل کے مقام کا پتہ لگا۔ وہ نہایت قانع انسان تھے۔ اور اپنے فرض کو نہایت محنت اور جفاکشی سے ادا کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب انہیں آپ کے گویا پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت سے حاصل تھا۔ اس لئے کہ آپ صیغہ ڈاک میں کام کرتے تھے۔ مجھے ہر ایسے بزرگ کی وفات پر ایک دلی صدمہ ہوتا ہے۔ کہ آخری وقت میں اُن سے ملاقات نہیں ہوتی میں ارادہ رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو حضرت صاحبزادہ منظور محمد صاحب اور حضرت صاحبزادہ افتخار احمد صاحب رضی اللہ عنہما کی سیرۃ پر ایک مختصر سا مضمون لکھوں۔ یہ چند سطریں ان کی تاریخ بیعت کے سلسلے میں لکھدی ہیں۔ یہ لوگ تو مسلم طور پر جنتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور ان کے خاص مقام ہیں۔ تاہم ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کے درجات کی ترقی کے لئے دعا کرتے ہیں۔ (حزیں عرفانی کبیر)

قرآن مجید اور غیر مسلم حضرات

(از مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب بی - اے)

پنڈت وشوناتھ جی نے آریہ گزٹ میں اعتراض کیا ہے۔ کہ قرآن مجید پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ غیر مسلموں کو بہت برا کہتا ہے۔ اور ان کو عذاب سے بار بار ڈراتا ہے۔

پنڈت جی نے اگر قرآن کریم کا تعصب سے الگ ہو کر مطالعہ کیا ہوتا۔ تو ایسا نہ لکھتے۔ آپ نے قرآن کریم کو ایسی آنکھ سے دیکھا ہے۔ کہ اس کی خوبیاں نقائص ہو کر رہ گئی ہیں۔

اسلام فطرت انسانی کا مذہب ہے۔ اس کے قائم کردہ اصول عالمگیر سچائیاں اپنے اندر رکھتے ہیں اگر کوئی شخص اس میں بیان کردہ کسی اصول کے خلاف اعتقاد رکھتا ہے۔ تو ایک نظر سے اس کی غیر معقولیت واضح ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر۔ قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کی منجملہ دیگر صفات کے ایک صفت خالق بیان کی ہے۔ اسلامی عقیدہ کی رُو سے خالق کا مطلب ہے۔ سب چیزوں کا پیدا کرنے والا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ خدا خالق تو ہے۔ مگر وہ ہر چیز کا خالق نہیں۔ بلکہ کچھ چیزیں ایسی بھی ہیں۔ جن کو اس نے پیدا نہیں کیا۔ اور وہ اپنی بقاء میں اپنی ذات و صفات کے ساتھ خدا کی شریک ہیں اور اس کی طرح ازلی ابدی ہیں۔ تو ایسے شخص کا ایمان خدا تعالیٰ کی صفت خالق پر مکمل نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح اسلام نے خدا تعالیٰ کی ایک صفت قادر بیان کی ہے۔ اور اسلامی تعلیم کی رو سے صفت قادر کا یہ مفہوم ہے۔ کہ اسے ہر طرح کی قدرت حاصل ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو۔ کہ خدا قادر تو ہے لیکن بجز مگر وہ روحوں اور مادہ کو پیدا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ تو ایسے شخص کا ایمان خدا تعالیٰ کی صفت قادر پر مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ اور ایسا نامکمل ایمان رکھنے والا غیر مسلم قرآن کریم کے نزدیک قابل تعریف نہیں ہو سکتا یہ کس طرح ممکن ہے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی صفات پر مکمل ایمان رکھنے والے کی بھی تعریف کرے اور نامکمل ایمان رکھنے والے کی بھی تعریف کرے ایک موحد کی بھی تعریف کرے اور ایک مشرک بت پرست کی بھی تعریف کرے۔ بالفاظ دیگر مومن کی بھی تعریف کرے اور کافر کی بھی تعریف کرے۔ ایسا تو کسی معمولی عقل والے انسان سے بھی امید رکھنا بیوقوفی ہے۔ چہ جائیکہ قرآن کریم سے ایسی توقع رکھی جائے!

اور پھر کہا ہے کہ ان کو عذاب سے بار بار ڈراتا ہے۔ یہ ڈرانا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ماں اپنے بچے کو ڈراتی ہے۔ وہ اس کے کسی فعل کے نتیجہ میں آنے والے خطرات سے اُسے آگاہ کر کے صراط مستقیم پر چلنے کی تحریک کرتی ہے۔ اس کی مادرانہ شفقت چاہتی ہے۔ کہ اس کا بچہ غلط راستہ کو چھوڑ کر صحیح راستہ اختیار کرے۔ اور زندگی کے اعلیٰ مقصد کو حاصل کرا لے۔ قرآن کریم کا عذاب سے بار بار ڈرانے کا بھی یہی مطلب ہے۔

پنڈت وشوناتھ جی نے اپنے دعوے کے ثبوت میں قرآن کریم کی کوئی آیت پیش نہیں کی نہ ہی کسی خاص آیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

پوچھنے والا پنڈت جی سے بھی پوچھنے کا حق رکھتا ہے کہ ویدوں میں۔ اے اگنی۔ تو ہمارے مخالفوں کو جلا کر راکھ کر دے۔ اے اندر۔ تو ہمارے مخالفوں کو چیر پھاڑ ڈال جو ہم سے نفرت کرتے ہیں۔ انہیں تتر بتر کر دے اے مخالفو۔ تم سر کٹے ہوئے سانپوں کی طرح بے سر اور اندھے ہو جاؤ۔ اے وجہ گھاس تو ہمارے مخالفوں کو جلا کر راکھ کر دے وغیرہ

اور منو شاستر کا قول کہ اگر کوئی وید و دھرم پر اعتراض کرے۔ تو اسے ملک سے باہر نکال دو۔ وغیرہ ان منتروں میں مخالفوں کے لئے کیا محبت کا اظہار کیا گیا ہے؟

پس محض اعتراض کر دینا کوئی علمیت کی علامت نہیں۔

درخواست دُعا

(از مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے سابق مبلغ امریکہ)

جب سے میں امریکہ سے آیا ہوں۔ بیمار چلا آتا ہوں۔ درمیان میں کچھ افاقہ بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن مختلف قسم کے عوارض بار بار حملہ کرتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مصنوعی ٹانگ سے بھی کچھ زیادہ فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔ یعنی چل پھر نہیں سکتا۔ اور تکلیفوں اور پریشانیوں کا سلسلہ لمبا ہوتا چلا جا رہا ہے لہذا درویشان قادیان اور مخلصین سلسلہ سے نہایت الحاح سے درخواست ہے۔ کہ اس عاجز کے حق میں بالالتزام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کرے۔ جملہ مشکلات دور کرے اور جلد از جلد دین کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین

دعائے مغفرت

عزیزی امۃ المجید صاحبہ اہلیہ مستری حبیب اللہ صاحب [illegible] کی شب کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ تقریباً ستر سال کی تھی [illegible] فرمائیں۔ (راقم سیکرٹری جماعت احمدیہ [illegible])

موصی صاحبان کی اطلاع کیلئے

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم ان کے وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج کے پڑی ہوئی ہیں۔ بغرض ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے وصیت نمبر سے دفتر کو اطلاع دیں اور اگر ان کو اپنے نمبر وصیت معلوم نہ ہو سکیں۔ تو پھر کم از کم اپنی ولدیت مع سابقہ سکونت کے تحریر فرماویں تاکہ ان کی ادا کردہ رقوم کا اندراج ان کے کھاتہ جات حصہ آمد میں کر دیا جائے۔ نیز اطلاع دیتے وقت مندرجہ کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ بغیر کوپن نمبر اور تاریخ کے کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نام	کوپن نمبر / تاریخ	رقم
خدا بخش درکھانہ سیالکوٹ	۱۱۳۱ / ۸-۸-۴۹	۳۰/-/-
حکیم عطاء الرحمٰن صاحب کھوڑیاں		
سیالکوٹ بحساب غلام حسین صاحب	۱۶۶۴ / ۹-۸-۴۹	۱۶/۵/-
بابا علی محمد صاحب " "		۲/۹/-
مولوی حیات محمد صاحب ایبٹ آباد	۱۴۳۴ / ۹-۸-۴۹	۲۰/-/-
الطاف حسین صاحب پکے سیالکوٹ	۵۸۱۶ / ۱۱-۸-۴۹	۷/-/-
مرزا مولا صاحب جی ٹی روڈ لاہور	۶۱۸۱ / ۱۳-۸-۴۹	۱/-/-
ڈاکٹر عبداللہ سول لائن لاہور	۱۶۷۷ / ۱۳-۸-۴۹	۱۵/-/-
کریم بخش چک ۹۶ گ ب لائل پور	۵۸۴۳ / ۱۵-۸-۴۹	۳/۲/۹
بابا محمد رشید شاہدرہ لاہور	۱۸۰۲ / ۱۶-۸-۴۹	۱۰/-/-
محمد ابراہیم ڈار کوئٹہ	۵۸۲۹ / ۱۹-۸-۴۹	۱۰/-/-
مختار احمد صاحب سلطانپورہ لاہور		
بجانب علی محمد صاحب	۵۸۶۷ / ۱۹-۸-۴۹	۱۲/-/-
امۃ بیگم صاحبہ چک ۹۷ گ ب لائلپور	۱۸۸۴ / ۲۱-۸-۴۹	۵/۴/-
عبدالمنان صاحب " "		۱/-/-
حبیب اللہ دھرم پورہ لاہور	۵۸۸۲ / ۲۱-۸-۴۹	۶/۱۱/-
محمد عبداللہ صاحب سانگھڑ	۱۸۹۱ / ۲۲-۸-۴۹	۹/۱۲/-
برکت خاتون صاحبہ لاہور	۱۹۳۰ / ۲۵-۸-۴۹	۸/۸/-
مستری محمد حیات ڈسکہ سیالکوٹ	۱۹۰۳ / ۲۵-۸-۴۹	۴/-/-
مہردین صاحب " " "		۱۰/-/-
میاں محمد صدیق ملتان	۱۹۵۵ / ۲۵-۸-۴۹	۱۰/۸/-
عزیزہ آمنہ سلطانہ صاحبہ ملٹن روڈ کوئٹہ	۱۸۰۶ / [illegible]	۲۰/-/-
سکینہ بی بی صاحبہ [illegible] سیالکوٹ	۲۰۰۸ / ۲-۹-۴۹	۱۶/۱۱/-
شہاب الدین صاحب مردان		
[illegible] سرمد	۲۰۷۹ / [illegible]-۹-۴۹	۲۴/-/-
محمد ابراہیم صاحب کرمپورہ لاہور	۵۹۸۴ / [illegible]-۹-۴۹	۲۷/۶/-
شاہدین صاحب چک ۲۱۹ گ ب لائل پور	۲۱۲۷ / ۵-۹-۴۹	۱/۸/-
سردار محمد آف رجپور حال نارووال	۲۱۲۸ / ۹-۹-۴۹	۲۵/-/-
مستری محمد عبداللہ صاحب مہاجر قادیان حال جھنگ	۲۱۴۸ / ۱۰-۹-۴۹	۱/-/-

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بہادر ڈپٹی کسٹوڈین لائلپور پی۔سی۔ایس

نمبر مقدمہ ۱ بابت ۱۹۵۰ء

محمد نذیر ولد کریم بخش ارائیں سکنہ بٹالہ حال لائلپور

بنام

گل چرن پرشاد ولد مدن گوپال۔ مسماۃ درجوتی بیوہ مدن گوپال۔ ساکن بٹالہ

درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈی ننس نمبر ۱۵ آف ۱۹۴۹ء بدیں مضمون کہ سائل حسب ۲۷۹ محلہ مدن پورہ میں ایک حکی احاطہ تہ زمین دکمرہ جات موٹر بجلی۔ ۳۰ پورس چادر کا مالک ہے۔ مسماۃ درجوتی و گلچرن پرشاد کا کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔

بنام

گلچرن پرشاد ولد مدن گوپال

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی گل چرن پرشاد ولد مدن گوپال مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام گلچرن پرشاد ولد مدن گوپال مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر گل چرن پرشاد تاریخ مذکور تاریخ ۲۴ ماہ فروری ۱۹۵۱ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۲۴ ماہ جنوری ۱۹۵۱ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مہر عدالت

حب لسباک دمہ۔ دمہ نما خشک کھانسی کا واحد علاج قیمت سو گولیاں ۲/- روپیہ

حب زعفرانی بلغمی کھانسی کے لئے بہت ہی مفید گولیاں قیمت فی درجن ۸/

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں

وی۔پی کا انتظار نہ کریں

اس میں آپ کو فائدہ ہے (مینیجر)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

۱۴۲۹ / ۵۱-۱-۲۳

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بہادر ڈپٹی کسٹوڈین لائل پور بی۔ایس۔سی (آنرز) ایل۔ایل۔بی۔پی۔سی۔ایس

مقدمہ ۲۴۹ بابت سال ۱۹۴۹ء

مسماۃ سکینہ بی بی بیوہ شیخ عبدالعزیز ذات شیخ لائلپور بنام (۱) سورج پرکاش آنند ولد لالہ بدھ راج ذات کھتری لائلپور (۲) ری ہیبلی ٹیشن اتھارٹی لائل پور

درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈی ننس نمبر ۱۵ نمبر ۱۹۴۹ء بدیں مضمون کہ مکان خسرہ نمبر ۴۵۳۱ برقبہ ۴ مرلے ۱۵۱ مربع فٹ۔ کھتونی نمبر ۲۵۴۸ کھیوٹ نمبر ۲۵۱۷ محلہ غلام باری پورہ لائل پور سائل کا خرید کردہ ہے۔ لہذا تصدیق فرمائی جائے۔

نوٹس۔ بنام (۱) سورج پرکاش آنند ولد بدھ راج کھتری لائل پور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سورج پرکاش آنند مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سورج پرکاش آنند مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر سورج پرکاش آنند مذکور تاریخ ۲۱ فروری ۱۹۵۱ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کاروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج بتاریخ ۹ ماہ ستمبر ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مہر عدالت

پیغام احمدیت: منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کارڈ آنے پر

مفت عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

مہمان نوازی

اخلاق فاضلہ میں سے مہمان نوازی بہت بڑا خلق ہے۔ حاتم طائی کا نام مہمان نوازی کی وجہ سے مشہور ہے۔ اس زمانہ میں بھی مہمان نواز کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا مہمان ہو اور اس کی مہمان نوازی کی جائے۔ تو یہ اور بھی مبارک کام ہے۔ اور اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے دوست اللہ تعالیٰ کے ہی مہمان ہوتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے مہمان کی مہمان نوازی کرے وہ کس قدر مبارک ہوگا جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام صدر انجمن کرتی ہے اور احباب جماعت کو برابر کا ثواب پہنچانے کیلئے یہ فیصلہ ہے کہ ہر شخص ہر سال اپنی ایک ماہ کی آمد کا صرف دسواں حصہ صدر انجمن کو بھجوا دے اور اخراجات صدر انجمن جلسہ کے لئے کرے اسمیں یہ رقم ادا کرے اور اس کا نام چندہ جلسہ سالانہ ہے انسپکٹران بیت المال کی رپورٹ کے مطابق اس سال جو رقم چندہ جلسہ سالانہ کے طور پر آنی تھی۔ اس وقت تک اس کا نصف ہی آیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کافی دوستوں نے اپنا حصہ ادا نہیں کیا۔ اس اعلان کے ذریعہ بطور یاد دہانی عرض ہے کہ اگر آپ نے اپنا چندہ جلسہ سالانہ امسال ادا نہیں فرمایا۔ تو ابھی وقت ہے فوراً اپنے حلقہ کے محصل یا سیکرٹری مال کو رقم ادا فرمائیں۔ تا اللہ تعالیٰ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے والوں کی فہرست میں آپ کا نام بھی آجائے۔ (نظارت بیت المال)

ربوہ میں دواخانہ نور الدین کے مجربات "فیاض ٹی سٹال" سے خرید فرمائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

مودودی صاحب بھی اپنے مرکزی مقصد سے نگاہوں کو ہٹائے رکھنا چاہتے ہیں۔

اس وقت مودودی صاحب پر ہمارا اعتراض صرف یہی ہے کہ وہ قبل از تقسیم مسلم لیگ سے ترک موالات کے لئے جو عذرات پیش کر رہے ہیں وہ صرف نامعقول ہی نہیں بلکہ حقیقت کے بالکل خلاف ہیں۔ انہوں نے مسلم لیگ سے ترک موالات کے جواز میں جو باتیں قبل از تقسیم کہی تھیں انکا انداز انکے موجودہ انداز سے بالکل الگ تھا انہوں نے پہلے بھی یہ نہیں کہا تھا کہ انہوں نے اپنی جماعت مسلم لیگ کی شکست و فتح دونوں صورتوں کے پیش نظر کھڑی کی تھی۔ بلکہ قبل از تقسیم انہوں نے صاف صاف لفظوں میں کہا تھا کہ پاکستان کا خیال جنت الحمقا سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا اگر جو بات وہ اب کہتے ہیں کہ انہوں نے دونوں حالتوں کے لئے تیاری کی تھی تو انکے پاس کوئی معقول عذر نہیں رہ جاتا۔ جو وہ مسلم لیگ سے اپنے ترک موالات کی وجہ کے طور پر پیش کر سکتے ہوں کیونکہ خالص مسلمانوں کا ایک جدا وطن احیائے اسلام کے لئے ایک ایسے متحدہ وطن سے جس میں مسلمان ایک حقیر اقلیت رہ جاتے تھے بہر حال بہتر تھا۔ خواہ اس کے لئے کتنی ہی قربانیاں کیوں نہ دینی پڑتیں۔ اور خواہ وہ کتنا ہی غیر شرعی قیادت کی جدوجہد سے کیوں نہ بنتا۔ کیونکہ مودودی صاحب کا موجودہ ظاہری عمل بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔ ظاہراً جو کچھ اسلام کے نام پر پاکستان میں وہ اب کر رہے ہیں۔ اتنا بھی متحدہ ہندوستان میں نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے اگر مودودی صاحب کی نیت صاف ہے تو ان کو صاف صاف لفظوں میں اپنے فیصلہ قبل از تقسیم کی غلطی کا اعتراف کر لینا چاہیئے۔ اور عذر گناہ بدتر از گناہ پیش کر کے اپنے موقف کو اور بھی پیچ در پیچ اور پُر اسرار نہیں بنانا چاہیئے۔ اس سے آپ کے مقاصد پنہاں کے متعلق بدگمانیاں بڑھنے کا اندیشہ ہے۔

بلوچستان کی اصلاحات کے جواب

کوئٹہ ۲۷ جنوری۔ بلوچستان مسلم لیگ کونسل نے ۱۶ آدمیوں پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی ہے۔ جس کے صدر بلوچستان مسلم لیگ کے صدر ملک شاہ جہان ہیں۔ یہ کمیٹی اس سوالنامہ کا مفصل جواب مرتب کرے گی۔ جو بلوچستان اصلاحات کمیٹی نے جاری کیا ہے۔ توقع ہے کہ کمیٹی اس مہینے کے آخر تک اپنا کام مکمل کر لے گی۔ اس کے بعد اس کی رپورٹ کراچی میں اصلاحات کمیٹی کو روانہ کر دی جائے گی۔ (استار)

کشمیر کے مسلمانوں کی اکثریت پاکستان کے حق میں ہے (شکاگو ٹربیون)

راولپنڈی ۲۷ جنوری۔ شکاگو ڈیلی ٹربیون کے خاص نامہ نگار نے ایک مضمون سپرد قلم کیا ہے جو کشمیر کے متعلق ان کی ذاتی تفریحات پر مبنی ہے۔ اس آرٹیکل میں آپ لکھتے ہیں کہ کشمیر میں استصواب اس امر کا فیصلہ کرے گا کہ آیا ہندوستان سے کشمیر کا الحاق جس پر شیخ عبد اللہ نے زور دیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں۔ انہوں نے لوگوں سے انٹرویو کے تاثرات بھی بیان کئے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ جب تک کشمیر میں استصواب نہیں کرایا جاتا اس امر کا اندازہ لگانا مشکل ہے کہ کشمیر کے مسلمانوں کا رحجان کیا ہے۔ لیکن ایک بات صاف اور واضح ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت پاکستان کے ساتھ الحاق کے حق میں ووٹ دے گی۔ جموں میں ہندوؤں اور سکھوں کی اکثریت ہے۔ لیکن کچھ مسلمان بھی ہیں۔ وہ لوگ جو پاکستان کے ساتھ الحاق کے حق میں ہیں وہ چوری چھپے باتیں کرتے ہیں۔ ایک مسلمان موچی نے کہا میں چاہتا ہوں ... کہ میں بھی پاکستان میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ رہوں کیونکہ کشمیری مسلمان پنجابی مسلمانوں کے زیادہ قریب ہیں۔

ترکی میں اشتراکیوں کی عام گرفتاری

استنبول ۲۷ جنوری۔ انقرہ اور ترکی کے دوسرے مقامات میں اشتراکیوں کی گرفتاریوں کا سلسلہ وسیع پیمانہ پر جاری ہے۔

اگرچہ پولیس کا سیاسی شعبہ گرفتاریاں مکمل ہونے تک انہیں پوشیدہ رکھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں صرف انقرہ میں دو سو آدمیوں سے سوالات کئے گئے اور ۲۴۰ مکانات کی تلاشی لی گئی۔

گرفتار ہونے والوں میں انقرہ میں فوج کے ایک کپتان۔ ایک جج کے اسسٹنٹ اور انقرہ میں محفوظ افسروں کے سکول میں تربیت پانیوالے ایک افسر ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ گرفتار ہونے والوں میں بیشتر ایسے طبقہ کے افراد ہیں۔ جن کے متعلق یہ شبہ ہے کہ مذہبی سرگرمیوں کے آڑ میں وہ روس کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ (استار)

تل عفیف میں فوجی مذاکرات

دمشق ۲۷ جنوری۔ یہاں موصول شدہ اطلاعات کے مطابق اس ہفتہ تل عفیف میں فوجی مذاکرات کے لئے "اسرائیلی" فوجی اتاشیوں کو سمندر پار کے سفارتخانوں سے طلب کیا جا رہا ہے۔ ان خبروں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ واشنگٹن۔ لندن پیرس اور انقرہ کے اتاشی اسمیں شامل ہیں۔ نیز یہ کہ یہودی فوج کا چیف آف اسٹاف ان مذاکرات میں صدارت کرے گا۔ (استار)

چینی فوج کی پر اسرار جنگی سرگرمیاں

ٹوکیو ۲۷ جنوری۔ کوریا میں چینی اشتراکی فوجوں کی جنگی کارروائیوں کا طریقہ زیادہ پر اسرار ہوتا جا رہا ہے۔ اقوام متحدہ کی فوجوں نے جن کے ہراول میں ٹینکوں کے دستے تھے۔ سوون کے برباد شدہ شہر پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب شمال میں سیئول کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ جو صرف ۲۰ میل دور ہے۔ اتحادی طیارے سوون کے فضائی مستقر کو بھی استعمال کر رہے ہیں۔ (استار)

حیدر آباد میں گولی چل گئی!

حیدر آباد (سندھ) ۲۷ جنوری۔ کل سنٹرل جیل میں جیل کے محافظوں اور حیدر آباد پولیس نے قیدیوں پر گولی چلا دی جس سے تین قیدی زخمی ہوگئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ قیدیوں پر ۲۳ گولیاں چلائی گئیں جو سات قیدیوں کو جیل کے قواعد کی خلاف ورزی کرنے پر کوٹھڑیوں میں بند کر دینے کے خلاف اشتعال انگیزی پر اتر آئے تھے۔ پولیس نے گولی اس وقت چلائی جب قیدیوں کے ہجوم نے مشتعل ہو کر پتھراؤ شروع کر دیا اور تشدد پر اتر آئے۔

وزیر خارجہ کینیڈا کی نئی تجویز

لیک سکیس ۲۷ جنوری۔ مسٹر لیسٹر پیرسن نے آج پولیٹیکل کمیٹی میں مشرق اقصیٰ کی کانفرنس کے بارے میں ۶ نکات پر مشتمل ایک منصوبہ پیش کیا کہ کانفرنس لیک سکیس یا نئی دہلی میں ایک ہفتہ کے اندر اندر منعقد ہو۔ اس میں امریکہ۔ برطانیہ۔ روس۔ فرانس۔ ہندوستان اور کمیونسٹ چین کے نمائندے حصہ لیں۔ ایک متارکہ جنگ کمیٹی بنائی جائے۔

(۲) جب متارکہ جنگ ہو جائے تو فوجوں کو نکالنے کا پروگرام بنایا جائے۔

(۳) مشرق اقصیٰ کے تمام مسائل پر غور کیا جائے۔

(۴) یہ پلان چینی گورنمنٹ کو بھیج دیا جائے اور ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر جواب طلب کیا جائے۔

لاہور ۲۷ جنوری۔ پنجاب یونین آف جرنلسٹس کی جنرل کونسل کا اجلاس ۲۸ جنوری کو منعقد ہو رہا ہے جس میں آئین ساز سب کمیٹی کے تیار کردہ آئین پر غور کیا جائے گا جو فیڈرل یونین کے دستور کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔

تعلیم الاسلام کالج میں ایک تقریر

مجلس ارشاد تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ہر عبد الشکور کنزے (جرمن نو مسلم) ۲۸ جنوری ۱۹۵۱ء بروز اتوار اڑھائی بجے بعد دوپہر کالج لائبریری ہال میں

"میں نے اسلام کیوں قبول کیا"

کے موضوع پر تقریر فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

سیکرٹری مجلس ارشاد

ضرورت ہے!

ایک ادھیڑ عمر کے ریٹائرڈ گریجویٹ کی لاہور میں ایک ادارہ کیلئے ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں بہت عمدہ تحریر لکھ سکتا ہو۔ ٹائپ اور اکونٹس سے بھی اچھی طرح واقفیت رکھتا ہو۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ خواہشمند احباب پوسٹ آفس بکس نمبر ۲۳۶ لاہور پر اپنی درخواستیں بھجوائیں۔

وکیل التجارت

شمالی کشمیر میں طوفان برف باری

سرینگر ۲۷ جنوری۔ پچھلے ہفتہ کے دوران میں شمالی کشمیر میں چودہ افراد طوفان برفباری کے باعث ہلاک ہوئے۔ جب یہ طوفان آیا اس وقت ۱۶ افراد کی جمعیت ایک جگہ اس سے متأثر ہوئی۔ ان میں سے صرف ۲ افراد جان بچا سکے۔

گورنر جنرل پاکستان کی تقریر

کراچی ۲۷ جنوری۔ خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان نے کل یوم جمہوریہ ہند کے موقعہ پر ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مسائل کو جلد از جلد حل کرنے پر زور دیا جائے گا۔